سوال

بیع قرض جائز نہیں مگر۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دینی بھائی (حسن۔م) نے مجھے دوہزار تونسی دینار قرض دیئے اوراس سلسلہ میں ہم نے جو تحریر لکھی اس میں اس رقم کو جرمن کرنسی میں لکھا۔قرض کی مدت۔۔۔ایک سال۔۔۔گزرنے کے بعد جرمن کرنسی کی قیمت بڑھ گئی جس کی وجہ سے مجھے قرض لی ہوئی رقم سے تین سو دینار زیادہ دینا پڑے، توکیا مجھے قرض دینے والے کےلیے یہ زیادہ رقم لینا جائز ہے یا یہ سود شمار ہوگا؟خصوصا جب کہ قرض دہندہ کی خواہش یہی ہے کہ اسے جرمن کرنسی میں قرض ادا کیا جائے تاکہ وہ جرمن سے گاڑی خرید سکے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قرض دہندہ (حسن۔م) کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس رقم جو اس نے قرض دی ہے یعنی دوہزار تونسی دینار سے زیادہ وصول کرے،ہاں البتہ اگر آپ اجازت دے دیں تو پھر کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(ان خیارالناس احسنھم قضاء)(صحیح مسلم' المساقاة' باب جوازاقتاض الحیوان لخ' ح:1600)

"بے شک بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔"

صحیح بخاری میں یہ روایت ان الفاظ سے ہے:

(ان من خیارالناس احسنھم قضاء)(صحیح البخاري' الاسقراض' باب ہل یعطی اکبر من سنہ' ح:2392)

"اچھے لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔"

مذکورہ معاہدہ پر عمل نہیں ہوگا اورنہ اس سے کچھ لازم آتا ہے کیونکہ یہ ایک غیر شرعی معاہدہ ہے۔نصوص شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ قرض کی بیع جائز نہیں الا یہ کہ قرض ادا کرتے وقت اتنی رقم ہی ادا کی جائے جتنی کہ بطور قرض لی گئی تھی۔ہاں البتہ اگر مقروض ازراہ احسان کچھ زائد ادا کرنا چاہے تو وہ ادا کرسکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج2ص537

محدث فتویٰ